اللہ کے عہدوں کو پورا کرنے سے ہی انعام حاصل ہوتے ہیں

(فرمودہ یکم مئی ۱۹۱۴ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:-

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَہۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَہۡدِکُمۡ وَاِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ۔ وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَلَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِہٖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ۔ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ۔ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۔ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ وَاَنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ[1]۔

پھر فرمایا:-

بہت لوگ دنیا میں اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام نہیں کرتے۔ جہاں کہیں ان کا معاملہ کسی سے پڑتا ہے، ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز ہم لے لیں۔ یہ لوگ معاہدات کی پابندی نہیں کرتے، حالانکہ بڑے شرم کی بات ہے کہ جب ایک بات پر معاہدہ ہوجائے تو اس سے یہ امید رکھی جاوے کہ اس کو زید تو پورا کرے اور مَیں نہ کروں اور کسی کا نقصان ہو تو ہو لیکن مجھے ضرور ہی فائدہ پہنچ جاوے۔

تاجر لوگ چاہتے ہیں کہ ہر ایک چیز کی قیمت تو پوری لیں لیکن چیز گندی اور خراب

دیں-ادھر خریداروں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم قیمت تو تھوڑی دیں لیکن مال اچھا لیں- خواہ تاجر گھر سے ڈال کر دے- نوکر چاہتا ہے کہ مَیں محنت کم کروں لیکن تنخواہ زیادہ پاؤں اور آقا چاہتا ہے کہ کام پورا لوں لیکن تنخواہ بہت کم دُوں- غرضیکہ ہر ایک آدمی اپنے معاملہ میں دوسرے کا نقصان ہی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ نہیں چاہتا کہ کسی اَور کو بھی کوئی فائدہ پہنچ سکے- بعض دفعہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوئے خود نقصان اُٹھالیتے ہیں- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مَیں نے سنا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بزّاز سے کپڑا خریدا- جب وہ خرید کر گھر چلا گیا تو فروخت کرنے والے شخص کو معلوم ہوا کہ اس کپڑے میں تو نقص تھا کیڑے نے اس کو ناکارہ کردیا ہوا تھا- اس کو خوف خدا آیا کہ میں نے مسافر سے دھوکا کیا ہے- وہ ایک قافلے کا آدمی تھا' قافلہ چلا گیا- تاجر اس کے پیچھے گیا اور دو تین منزلوں پر جاکر اس سے ملا اور کہا کہ میرا دل گھبرا گیا کیونکہ مَیں نے تم کو دھوکا دیا- تم اپنا روپیہ واپس لے لو اور مجھے کپڑا دے دو- اس نے کہا کہ تو نے ہی دھوکا نہیں دیا' مَیں نے بھی کیا ہے- جتنے روپے میں نے تم کو دیئے تھے وہ سب کھوٹے تھے مجھے تو نفع ہی رہا تھا-

لوگوں سے تو دھوکا کیا ہی جاتا ہے لیکن آدمی اللہ کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں- آدمی دھوکا کھاجاتا ہے لیکن تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ انسان خدا کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں اور پھر عجیب در عجیب فریب کرتے ہیں- خدا کے ساتھ جو معاہدہ ہے اس کو تو پورا نہیں کرتے لیکن یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا ہم سے اپنے عہد کو پورا کرے- یہ کہتے ہیں کہ ہم نے چونکہ مسلمان کہلالیا پس خدا ہم کو مسلمان سمجھ لے گا- خواہ ہم میں کتنا ہی بغض' کینہ' دشمنی اور برائیاں کیوں نہ ہوں- اور خدا ہم سے مسلمانوں والا سلوک کرے گا اور دھوکا کھاجائے گا- لیکن انہیں معلوم نہیں کہ وہ عالم الغیب ہے- انسان دھوکا کھاسکتا ہے' دکاندار خریدار کو دھوکا دے سکتا ہے' نوکر آقا کو دھوکا دے سکتا ہے اور آقا نوکر کے ساتھ دغابازی کرسکتا ہے لیکن خدا دھوکا نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ تو انسان کی ہر ایک کمزوری کو خوب جانتا ہے اور پوشیدہ بھیدوں اور ارادوں سے بھی خوب واقف ہے- بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان عبادت کرتا ہے لیکن خدا کی درگاہ میں قبول نہیں ہوتی- روزے رکھتا ہے لیکن خدا کے حضور قبول نہیں کئے جاتے- بیسیوں نیکی کے کام کرتا ہے لیکن رد کئے جاتے ہیں- جس کی وجہ یہ ہے کہ خدا انسان کی نیتوں اور اندرونی رازوں کو جانتا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان باتوں سے کام نہیں بن سکتا مَیں

اسی وقت اپنے وعدے پورے کروں گا جبکہ تم بھی اپنے وعدے پورے کروگے۔ جب تم راستباز بن جاؤ گے' گناہوں کو چھوڑ دو گے' فسق و فجور سے قطع تعلق کرلو گے' بغض و کینہ سے اپنے سینوں کو صاف کرلوگے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو جاؤ گے تب تم سچے مسلمان بنو گے اور پھر تم سے وعدے پورے کئے جائیں گے۔

خداتعالیٰ فرماتاہے کہ دیکھو بنی اسرائیل سے ہم نے وعدے پورے کئے تاریخ میں بنی اسرائیل کے حالات پڑھ کر رشک آتاہے کہ چار چار سو نبی ایک زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کیا ہی محبت اور پیار کے دن ہوں گے نبیوں کی صحبتیں اور کثرت سے اولیاء کی صحبتیں کیا ہی مزا دیتی ہوں گی۔ خداتعالیٰ کے پاس پہنچنے کے رستے کھلے ہوئے ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کرنا چھوڑدیا تو تباہ و برباد ہوگئے۔ یہودیوں سے بہت بڑھ کر مسلمانوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ کے وعدے تھے اور اس جگہ اس آیت کا ذکر اس لئے ہے کہ تم میری نعمتوں کو یاد کرو۔ یہ وہی وعدے ہیں جو بنی اسرائیل سے کئے گئے۔ تم بھی میری نعمتوں کو دیکھ کر اپنے معاہدوں کو پورا کروپھر مَیں بھی اپنے معاہدوں کو پورا کروں گا۔ کیا مَیں نے بنی اسرائیل سے پورے نہیں کئے تھے۔ تم ان نعمتوں کو دیکھ سکتے ہو جو ان پر ہوئیں۔ اب بھی میں ایسا کرسکتاہوں بشرطیکہ تم اپنے آپ کو اس قابل بناؤ' مَیں پھروعدے پورے کروں گا۔

مسلمانوں کے پاس یہودیوں سے بہت زیادہ ملک تھے۔ چین' افغانستان' بلوچستان' ایران' ترکستان' آرمینیا' یورپ کا بہت بڑا حصہ' افریقہ' عرب۔ یہ ملک مسلمانوں کے پاس ان سے زائد تھے۔ پھر مسلمانوں کو نبی دیا توایسا دیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَاوَسِعَھُمَااِلَّااتِّبَاعِیْ [۲] - اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری ہی پیروی کرنی پڑتی۔ پھر عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ [۳] ایسے عالی مرتبہ اولیاء بھیجے جوبڑی شان رکھتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تو چارچارسونبی ایک زمانہ میں ہوتے تھے [۴] - لیکن رسول کریم ﷺ کی امت میں ایک ایک شہر میں چار چار سو ولی ہوئے۔ اور اس حدیث میں یہ بتایا گیا کہ گو کسی مصلحت سے ان کا نام نبی نہ رکھا جائے لیکن وہ نبیوں کی برکات والے ہوں گے۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے چار سو شاگرد ایک شہر میں رہتے تھے۔ دنیا کی کوئی حکومت اور طاقت رسول کریم ﷺ کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی اور کسی میں طاقت نہ تھی کہ وہ مسلمانوں سے لڑے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی لڑائی کے وقت ایک عیسائی

بادشاہ نے حملہ کرنا چاہا تو امیر معاویہ نے اس کو کہلا بھیجا کہ اگر کوئی لڑائی کیلئے آیا تو علیؓ کی طرف سے جو پہلا جرنیل نکلے گا وہ معاویہ ہوگا۵؎ -

ایک پادری نے بادشاہ کو سمجھانے کیلئے دو کتے منگوائے اور ان کو بھوکا رکھا پھر ایک گوشت کا لوتھڑا منگوا کر اس پر ان کو چھوڑ دیا- اور ایک بھیڑیا بھی چھوڑا- تو وہ دونوں کتّے اکٹھے ہو کر اس بھیڑیے پر حملہ آور ہوئے- اس نے کہا کہ یہی مثال مسلمانوں کی ہے- یہ اگرچہ آپس میں لڑتے ہیں لیکن کسی مقابلہ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں- اگرچہ اس پادری نے یہ مثال تعصّب اور عداوت کی وجہ سے گندی دی- لیکن اصل میں یہ واقعہ سچا تھا- اب مسلمانوں کی حکومتیں کہاں ہیں اور جو بے نام و نشان ہیں بھی انہیں دوسری سلطنتیں مُردے کے ترکہ کی طرح بانٹ رہی ہیں- اور مسلمانوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں -کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہودیوں کی طرح عہد شکنی کی ہے-

اب تم نے بھی عہد باندھا ہے اس لئے خدا کی طرف سے یہ پیغام تمہارے لئے ہے کہ تم سے پہلی قوم صحابہ نے اپنے عہدوں کو پورا کیا- تم ان کی نعمتوں کو یاد کرو اور خدا کے عہدوں کو پورا کرو وہ تمہارے ساتھ بھی یہ عہد پورے کرے گا- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خداتعالیٰ کا وعدہ ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۶؎ پس تم بیعت کے اقراروں کو پورا کرو' خدا (اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ) بھی پورا کر دے گا- پس کسی سے نہ ڈرو- بے جا ڈر رکھنے والا ہلاک ہو جاتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- فَارْهَبُوْنِ- اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں رکھ کر کسی حکومت سلطنت اور دشمن کا ڈر نہیں رکھنا چاہیئے-ہاں سلطنت کی فرمانبرداری صدق دل سے کرو- مگر یہ فرمانبرداری اس لئے کرو کہ خدا فرماتا ہے کہ اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرو- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر مَیں وہی وعدے پورے کروں گا-

مسلمانوں کی کیسی شان و شوکت تھی اگر کوئی جاہل انسان بھی ان حالات کو سنے- تو اسے شوق آجاتا ہے کہ کاش! مَیں بھی اس وقت ہوتا- خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی کوئی روک نہیں-اب تم وعدوں کو پورا کرو مَیں اس وقت بھی وہی کر سکتا ہوں - وعدے کئی قسم کے ہوتے ہیں- (۱) اپنے مطلب کیلئے وعدے کئے جاتے ہیں لیکن بعد میں نیت بدل جاتی ہے (۲) بعض وعدے تو سچے دل سے کئے جاتے ہیں لیکن مشکلات کی وجہ سے ان پر قائم نہیں رہا جاسکتا (۳) وعدہ تو پورا کرنے کیلئے کیا جاتا ہے لیکن اس کے پورا کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی- لیکن خدا

ان سب کمزوریوں سے پاک ہے۔ اللہ کی نہ نیت بدلتی ہے نہ وہ کمزور ہے نہ اس کے سامنے کوئی روک آسکتی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی طرف کسی نقص کو منسوب کرنا ہی جہالت ہے توجب ایسی ہستی وعدہ کرے تو اس کے پورا ہونے میں کون سا شک و شبہ ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کی اطاعت اختیار کرو۔ اس سے جو وعدہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے اس کو پورا کرو۔ اسلام کے حکموں پر چلو۔ تم نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ عہد کیا ہے۔ یہ عام مشہور ہے کہ پہلی اور دوسری دفعہ تو گناہ معاف ہوسکتا ہے لیکن تیسری دفعہ معاف نہیں کیا جاتا۔ اپنے اندر ہوشیاری پیدا کرو۔ غفلت اور سستی کو چھوڑ دو۔ دنیا میں ایک بہادر سپاہی کی طرح رہو۔ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی تمہیں مٹا نہیں سکتیں۔ عزت اور شان و شوکت مومن کی غلام ہے جب کوئی خدا کا فرمانبردار ہوجاتا ہے تو یہ ہاتھ باندھ کر آجاتی ہے۔ اللہ کے عہدوں کو پورا کرو تاکہ وہ اپنے انعاموں کا دروازہ تم پر کھولے۔ خدا تمہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق دے تاکہ تم اپنے عہدوں کو پورا کرسکو۔

(الفضل ۱۱۔ مئی ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ:۴۱ تا ۴۷

۲؎ الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۲۰ مطبوعہ مطبع میمنۃ مصر ۱۳۱۷ھ

۳؎ مکتوبات امام ربانی از حضرت مجدد الف ثانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۶ مطبع نو لکشور

۴؎ سلاطین باب ۲۲ آیت ۶ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۴۳ء

۵؎ مجمع بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۶، ۲۷ زیر لفظ "ارس" مطبوعہ نو لکشور ۱۳۱۴ھ

حضرت امیر معاویہ کے اصل الفاظ اس پیغام میں یہ تھے۔ لئن تیممت علی مابلغنی لاصالحن صاحبی ولا کونن مقدمته ولا جعلن قسطنطنیة حممة سوداء ولا نزعنك عن الملك نزع الاصطفلینه ولا ردنك اریسامن الارارسة ترعی الدوابل۔ یعنی اگر تُو نے میرے پاس پہنچنے والی خبر کے مطابق حملہ کا ارادہ کیا تو میں فوراً حضرت علیؓ سے صلح کرکے ان کی طرف سے تیرے مقابل پر سب سے پہلا نکلنے والا جرنیل ہوں گا اور یاد رکھ کہ مَیں تیرے پایۂ تخت قسطنطنیہ کو جلا کر سیاہ کردوں گا اور تجھے تیرے تاج و تخت سے علیحدہ کرکے تجھے ایک ذلیل چرواہا بنادوں گا کہ تُو سُؤروں کے پیچھے چراتا پھرے گا۔

۶؎ تذکرہ صفحہ ۶۱۔ ایڈیشن چہارم